روزنامہ
1913ء سے جاری شدہ
FR-10
الفضل
The ALFAZL Daily
ٹیلی فون نمبر 047-6213029
web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org
ایڈیٹر: عبدالسمیع خان
ہفتہ 9 جنوری 2016ء 28 ربیع الاول 1437 ہجری 9 صلح 1395 ہش جلد 66-101 نمبر 8

طلحة الشلاء

جنگ احد میں دشمن ہجوم کر کے رسول اللہ پر حملہ آور ہوتے تو حضرت طلحہؓ شیروں کی طرح ایسے جھپٹتے کہ دشمن کو پیچھے ہٹنے پر مجبور کر کے آپ رسول اللہ کو ان کے نرغے سے نکال لاتے۔ایک دفعہ ایک ظالم نے کسی ہلہ میں موقع پا کر رسول کریم ﷺ پر تلوار کا بھرپور وار کیا۔حضرت طلحہؓ نے اپنے ہاتھ پر لیا اور انگلیاں کٹ کر رہ گئیں تو زبان سے کوئی آہ نہیں نکلی بلکہ کہا کہ بہت خوب ہوا کہ طلحہ رسول خدا ﷺ کی حفاظت میں ''ٹنڈا'' ہو گیا۔آپؓ ''طلحة الشلاء'' کے نام سے مشہور ہو گئے۔یعنی ٹنڈا طلحہ اور بجا طور پر آپ کو حفاظت رسولؐ میں ٹنڈا ہونے پر فخر تھا۔ (اسد الغابہ جلد 3 ص 59)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

منجملہ انسان کے طبعی امور کے ایک صبر ہے جو اس کو ان مصیبتوں اور بیماریوں اور دکھوں پر کرنا پڑتا ہے جو اس پر ہمیشہ پڑتے رہتے ہیں۔اور انسان بہت سے سیاپے اور جزع فزع کے بعد صبر اختیار کرتا ہے۔لیکن جاننا چاہئے کہ خدا کی پاک کتاب کے رو سے وہ صبر اخلاق میں داخل نہیں ہے۔بلکہ وہ ایک حالت ہے۔جو تھک جانے کے بعد ضرورتاً ظاہر ہو جاتی ہے یعنی انسان کی طبعی حالتوں میں سے یہ بھی ایک حالت ہے کہ وہ مصیبت کے ظاہر ہونے کے وقت پہلے روتا چیختا سر پیٹتا ہے۔آخر بہت سا بخار نکال کر جوش تھم جاتا ہے۔اور انتہا تک پہنچ کر پیچھے ہٹنا پڑتا ہے۔پس یہ دونوں حرکتیں طبعی حالتیں ہیں ان کو خلق سے کچھ تعلق نہیں۔بلکہ اس کے متعلق خلق یہ ہے کہ جب کوئی چیز اپنے ہاتھ سے جاتی رہے تو اس چیز کو خدا تعالیٰ کی امانت سمجھ کر کوئی شکایت منہ پر نہ لاوے۔اور یہ کہہ کر کہ خدا کا تھا خدا نے لے لیا اور ہم اس کی رضا کے ساتھ راضی ہیں۔اس خلق کے متعلق خدا تعالیٰ کا پاک کلام قرآن شریف ہمیں یہ تعلیم دیتا ہے............

یعنی اے مومنو! ہم تمہیں اس طرح پر آزماتے رہیں گے۔کہ کبھی کوئی خوفناک حالت تم پر طاری ہو گی اور کبھی فقر و فاقہ تمہارے شامل حال ہو گا اور کبھی تمہارا مالی نقصان ہو گا۔اور کبھی جانوں پر آفت آئے گی۔اور کبھی اپنی محنتوں میں ناکام رہو گے اور حسب المراد نتیجے کوششوں کے نہیں نکلیں گے اور کبھی تمہاری پیاری اولاد مرے گی۔پس ان لوگوں کو خوشخبری ہو کہ جب ان کو کوئی مصیبت پہنچے تو وہ کہتے ہیں۔کہ ہم خدا کی چیزیں اور اس کی امانتیں اور اس کے مملوک ہیں۔پس حق یہی ہے کہ جس کی امانت ہے اس کی طرف رجوع کرے۔یہی لوگ ہیں جن پر خدا کی رحمتیں ہیں اور یہی لوگ ہیں جو خدا کی راہ کو پا گئے۔

غرض اس خلق کا نام صبر اور رضا برضائے الٰہی ہے۔اور ایک طور سے اس خلق کا نام عدل بھی ہے کیونکہ جبکہ خدائے تعالیٰ انسان کی تمام زندگی میں اس کی مرضی کے موافق کام کرتا ہے اور نیز ہزار ہا باتیں اس کی مرضی کے موافق ظہور میں لاتا ہے اور انسان کی خواہش کے مطابق اس قدر نعمتیں اس کو دے رکھی ہیں کہ انسان شمار نہیں کر سکتا تو پھر یہ شرط انصاف نہیں۔کہ اگر وہ کبھی اپنی مرضی بھی منوانا چاہے۔تو انسان منحرف ہو۔اور اس کی رضا کے ساتھ راضی نہ ہو۔اور چون و چرا کرے یا بے دین اور بے راہ ہو جائے۔

اپنے بچوں کی سلامتی کا خیال رکھیں

ہمارے شہر میں موٹر سائیکل/ رکشہ کی بھرمار ہے۔اکثر موٹر سائیکل/ رکشہ ڈرائیور ٹریفک کے اصولوں سے نابلد ہیں۔بلکہ عمومی طور پر دیکھا گیا ہے کہ کم عمر/ نابالغ بچے بھی ڈرائیونگ کر رہے ہوتے ہیں اور تیز رفتاری سے آگے والی گاڑی کے دائیں بائیں ہر طرف سے گزرنے کی کوشش کرتے ہوئے سڑک کے کنارے راہ گیر بزرگوں/عورتوں/ بچوں کے ساتھ ٹکرا جاتے ہیں جس سے خود بھی زخمی ہوتے ہیں،موٹر سائیکل بھی تباہ ہوتی ہے اور راہ گیروں کا بھی نقصان ہوتا ہے۔

ہسپتال ایمرجنسی میں ایسے لوگ انتہائی زخمی حالت میں لائے جاتے ہیں۔وہ اگر سکول جانے والا بچہ ہے تو اس کے 5/6 ہفتے تعلیم حاصل کرنے کے ضائع ہو گئے،اگر کوئی واحد گھر کا کفیل ہے تو وہ لاچار ہو گیا اور پورا گھرانہ اس کی بیماری کے دوران فاقہ زدہ ہو گیا۔خدا نہ کرے زیادہ زخمی حالت مستقل اپاہج بھی بنا سکتی ہے۔پولیس کیس بن جائے تو ان کی پکڑ دھکڑ الگ۔ایسے حادثات میں ایک زخمی پر ایکسرے،دواؤں،مرہم پٹی اور آپریشن وغیرہ پر بھی کثیر اخراجات ہوتے ہیں۔

صرف والدین ہی اگر توجہ کریں اور اپنے بچوں کو بغیر لائسنس حاصل کئے موٹر سائیکل/ رکشہ چلانے کی اجازت نہ دیں تو ایسے حادثات سے بچا جا سکتا ہے۔اسی طرح اگر باقی لوگ بھی ایسے رکشوں میں بیٹھنے سے انکار کر دیں جن کے ڈرائیور بظاہر کم عمر نظر آتے ہوں تو اس مسئلہ کا حل نکل سکتا ہے۔اللہ تعالیٰ سب کو اپنی حفاظت میں رکھے۔ آمین

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

درخواست دعا

مختلف جگہوں پر بعض احمدی افراد مختلف مقدمات میں ملوث ہیں ان افراد جماعت کی باعزت بریت کیلئے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان احباب کی قربانی قبول فرمائے اور ہر قسم کے شر سے محفوظ رکھے۔آمین

پبلشر و پرنٹر : طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ .... مطبع: ضیاء الاسلام پریس .... مقام اشاعت : دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ .... قیمت 5 روپے

مرسلہ: نظارت اصلاح وارشاد مرکزیہ

خطبات امام وقت سوال وجواب کی شکل میں

بسلسلہ تعمیل فیصلہ جات مجلس شوریٰ 2013ء

خطبہ جمعہ 13 نومبر 2015ء

س: حضرت خلیفہ اوّل کے حضرت مسیح موعود سے عشق ومحبت کے بارہ میں حضور انور نے کیا ارشاد فرمایا ہے؟

ج: فرمایا! حضرت مسیح موعود سے محض للہ عقد اخوت اور محبت کی کوئی مثال، اقرار اطاعت کرنے کے بعد اگر اس کے انتہائی معیاری نمونے دکھا کر اس پر قائم رہنے کی مثال، تمام دنیوی رشتوں سے بڑھ کر بیعت کا حق ادا کرتے ہوئے اگر کسی نے حضرت مسیح موعود سے رشتہ جوڑا تو اس کی اعلیٰ ترین مثال، خادمانہ حالت کا بے مثال نمونہ اور عجز و انکسار میں انتہائی اعلیٰ مثال اگر کوئی دی جاسکتی ہے تو وہ حضرت خلیفۃ المسیح الاول کی دی جاسکتی ہے۔ اور پھر امام الزمان حضرت اقدس مسیح موعود سے وہ اعزاز پایا جو کسی اور کو نہ مل سکا۔

س: حضرت مسیح موعود کا فرمان بابت حضرت خلیفہ اوّل درج کریں؟

ج: فرمایا! حضرت مسیح موعود نے حضرت خلیفۃ المسیح الاول کے بارے میں فرمایا

چہ خوش بودے اگر ہر یک زامت نور دیں بودے

اگر ہر ایک نور الدین بن جائے تو ایک انقلاب برپا ہوسکتا ہے۔

س: حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل کی اطاعت کی بابت حضرت مصلح موعود کا فرمان درج کریں؟

ج: فرمایا! حضرت خلیفۃ المسیح الاول کی قربانیوں کے معیار اور اطاعت کے اعلیٰ ترین نمونے کا ذکر کرتے ہوئے ایک جگہ حضرت مصلح موعود نے بیان فرمایا کہ ایک دفعہ جب خلیفہ اوّل قادیان آئے تو حضرت مسیح موعود نے فرمایا۔ مجھے آپ کے متعلق الہام ہوا ہے کہ اگر آپ اپنے وطن گئے تو اپنی عزت کھو بیٹھیں گے۔ اس پر آپ نے وطن واپس جانے کا نام تک نہ لیا۔ بعض دوستوں نے کہا بھی کہ آپ ایک دفعہ جا کر مکان تو دیکھ آئیں لیکن آپ نے فرمایا کہ میں نے اسے خدا تعالیٰ کے لئے چھوڑ دیا ہے اب اسے دیکھنے کی کیا ضرورت ہے۔

س: حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل کی فراست اور ایمان کا ذکر کرتے ہوئے حضرت مصلح موعود نے کون سا واقعہ بیان فرمایا ہے؟

ج: فرمایا! حضرت مصلح موعود ایک جگہ فرماتے ہیں حضرت مسیح موعود کے دعویٰ نبوت سے پہلے ہی حضرت خلیفہ اول ''مولوی نور الدین صاحب'' کی توجہ آپ کی طرف پھری (یعنی حضرت مسیح موعود کی طرف) اور آپ نے حضرت مسیح موعود کی کتابیں پڑھنی شروع کیں۔ کیونکہ مولوی صاحب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے شدید محبت رکھتے ہیں۔ جب وہ یہ سنیں گے کہ مرزا صاحب نے یہ کہا ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد بھی نبی آ سکتا ہے تو وہ مرزا صاحب کے مرید نہیں رہیں گے۔ چنانچہ اس شخص نے آپ سے کہا کہ اگر کوئی شخص کہے کہ میں اس زمانے کے لئے نبی بنا کر بھیجا گیا ہوں اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد امت محمدیہ میں نبوت جاری ہے تو آپ اس کے متعلق کیا خیال کریں گے۔ حضرت خلیفہ اول نے فرمایا کہ اس سوال کا جواب تو دعویٰ کرنے والے کی حالت پر منحصر ہے کہ آیا وہ اس دعوے کا مستحق ہے یا نہیں۔ اگر یہ دعویٰ کرنے والا انسان راستباز نہ ہوگا تو ہم اسے جھوٹا کہیں گے اور اگر دعویٰ کرنے والا کوئی راستباز انسان ہے تو میں یہ سمجھوں گا کہ غلطی میری ہے۔ اس شخص نے جب یہ جواب سنا تو وہ اپنے ساتھیوں سے کہنے لگا کہ چلو جی۔ یہ بالکل خراب ہوگئے۔ اب ان سے بات کرنے کا کوئی فائدہ نہیں۔ آپ فرمایا کرتے تھے کہ اس پر میں نے اس سے کہا کہ مجھے یہ تو بتادو کہ بات کیا تھی تو اس نے کہا بات یہ ہے کہ آپ کے مرزا صاحب نے یہ دعویٰ کیا ہے کہ مجھ پر اللہ تعالیٰ کا الہام نازل ہوتا ہے اور میں ایک نبی کے مشابہ ہوں۔ حضرت خلیفہ اول نے اس کی یہ بات سن کر فرمایا کہ بیشک مرزا صاحب نے جو کچھ لکھا ہے وہ درست ہے اور مجھے اس پر ایمان ہے۔

س: حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل کی سادگی اور اطاعت کے بارہ میں خطبہ جمعہ میں کیا بیان ہوا؟

ج: فرمایا! حضرت خلیفۃ المسیح الاول کی سادگی اور اطاعت کا ذکر کرتے ہوئے حضرت مصلح موعود ایک جگہ فرماتے ہیں کہ ہم نے خود حضرت خلیفہ اول کو دیکھا ہے آپ مجلس میں بڑی مسکنت سے بیٹھا کرتے تھے ایک دفعہ مجلس میں شادیوں کا ذکر ہو رہا تھا۔ حضرت خلیفہ اول اکڑوں بیٹھے ہوئے تھے یعنی آپ نے اپنے گھٹنے اٹھائے ہوئے تھے اور سر جھکا کر گھٹنوں میں رکھا ہوا تھا کہ حضرت مسیح موعود نے فرمایا مولوی صاحب جماعت کے بڑھنے کا ایک ذریعہ کثرت اولاد بھی ہے اس لئے میرا خیال ہے کہ اگر جماعت کے دوست ایک سے زیادہ شادیاں کریں تو اس سے بھی جماعت بڑھ سکتی ہے۔ حضرت خلیفہ اول نے گھٹنوں پر سے سر اٹھایا اور فرمایا کہ حضور میں تو آپ کا حکم ماننے کے لئے تیار ہوں لیکن اس عمر میں مجھے کوئی شخص اپنی لڑکی دینے کے لئے تیار نہیں ہوگا۔ اس پر حضرت مسیح موعود ہنس پڑے۔ حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں دیکھو یہ انکسار اور حضرت مسیح موعود کا ادب تھا جس کی وجہ سے انہیں یہ رتبہ ملا۔

س: شادیوں کی تجویز کے موقع پر کن امور کو زیر غور رکھنا چاہئے؟

ج: حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود نے جب ہماری شادیوں کی تجویز فرمائی تو سب سے پہلے یہ سوال کرتے تھے کہ فلاں صاحب کے ہاں کتنی اولاد ہے وہ کتنے بھائی ہیں آگے ان کی کتنی اولاد ہے۔ تو جہاں آپ نے اور باتوں کو دیکھا وہاں ولود کو مقدم رکھا۔ حضرت مصلح موعود کہتے ہیں اب بھی بعض لوگ جب مجھ سے مشورہ لیتے ہیں میں ان کو یہی مشورہ دیتا ہوں کہ یہ دیکھو جہاں رشتے تجویز ہوئے ہیں ان کے ہاں کتنی اولاد ہے۔

س: حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل کے اخلاص، عاجزی اور سادگی کے متعلق کون سا واقعہ بیان ہوا ہے؟

ج: حضرت مصلح موعود حضرت خلیفۃ المسیح الاول کے اخلاص، عاجزی اور سادگی کا ایک واقعہ بیان فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ لنگر خانے کے لئے اوپلوں کا ایک گڈا آیا (اوپلہ جو جلانے کے لئے استعمال کیا جاتا ہے) بادل بھی آیا ہوا تھا خادمہ نے آواز دی تا کوئی آدمی مل جائے تو وہ اوپلوں کو اندر رکھوا دے۔ حضرت خلیفہ اول اس وقت بیت اقصیٰ سے قرآن کریم کا درس دے کر واپس تشریف لا رہے تھے۔ آپ نے جب دیکھا کہ خادمہ کی آواز کی طرف کسی نے توجہ نہیں کی تو آپ نے فرمایا اچھا آج ہم ہی آدمی بن جاتے ہیں یہ کہہ کر آپ نے اوپلے اٹھائے اور اندر ڈالنے شروع کر دیئے۔ ظاہر ہے کہ جب شاگرد استاد کو اوپلے اٹھاتے دیکھے گا تو وہ بھی اس کے ساتھ ہی وہی کام شروع کر دے گا چنانچہ اور لوگ بھی آپ کے ساتھ شامل ہوگئے اور اوپلے اندر ڈال دیئے۔

س: حضرت خلیفۃ اوّل کو حضرت مسیح موعود سے جو عشق تھا اس کی مثال دیتے ہوئے حضرت مصلح موعود نے کیا بیان فرمایا ہے؟

ج: حضرت خلیفۃ المسیح الاول کا حضرت مسیح موعود سے جو عشق تھا اس کی مثال دیتے ہوئے آپ فرماتے ہیں کہ حضرت خلیفۃ المسیح الاول کی عادت تھی جب آپ بہت خوش ہوتے اور محبت سے حضرت مسیح موعود کا ذکر کرتے تو مرزا کا لفظ استعمال کرتے اور فرماتے کہ ہمارے مرزا کی یہ بات ہے۔ کئی نادان اس وقت اعتراض کیا کرتے تھے اور کہتے تھے کہ حضرت مولوی صاحب کے دل میں نعوذ باللہ حضرت مسیح موعود کا ادب نہیں ہے۔ حضرت مولوی صاحب نے اس کا جواب دیتے ہوئے فرمایا۔ بعض لوگ مجھ پر اعتراض کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ میں حضرت مسیح موعود کا ادب نہیں کرتا حالانکہ میں محبت اور پیار کی شدت کی وجہ سے یہ لفظ بولا کرتا ہوں۔ حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں کہ ظاہری الفاظ کو نہیں دیکھنا چاہئے بلکہ ان الفاظ کے اندر حقیقت جو مخفی ہو اس کو دیکھنا چاہئے۔

س: توکل علی اللہ کے ضمن میں حضرت خلیفہ اوّل کا کون سا واقعہ بیان ہوا ہے؟

ج: حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں کہ! حضرت خلیفۃ المسیح الاول ایک مرتبہ مطب میں بیٹھے ہوئے تھے حضرت مسیح موعود دلی میں تھے وہاں حضرت میر صاحب سخت بیمار ہوگئے۔ اس لئے حضرت مسیح موعود نے حضرت خلیفہ اول کو تار دے دیا کہ جس حالت میں بھی ہوں آ جائیں۔ آپ مطب میں بیٹھے ہوئے تھے کوٹ بھی نہیں پہنا ہوا تھا پیسے بھی پاس نہ تھے۔ اسی طرح اٹھ کر چل پڑے۔ حکیم غلام محمد صاحب نے کہا کہ میں گھر سے پیسے وغیرہ لے آؤں مگر آپ نے کہا کہ نہیں حکم یہی ہے کہ جس حالت میں ہو چلے آؤ۔ پیدل بٹالہ پہنچے۔ کیونکہ حکم آیا کہ فوراً پہنچو اسی طرح چل کر بٹالہ پیدل پہنچ گئے۔ اتنے میں ایک شخص آیا اور کہا میری بیوی بہت سخت بیمار ہے آپ ذرا چل کر اسے دیکھ آئیں۔ آپ گئے مریضہ کو دیکھ کر نسخہ لکھا اور سٹیشن پر واپس آ گئے۔ وہ شخص بھی ساتھ آیا تحصیل دار اور کہا کہ آپ چل کر گاڑی میں بیٹھیں میں ٹکٹ لے کر آتا ہوں اور وہ سیکنڈ کلاس کا ایک ٹکٹ اور ایک تھرڈ کلاس کا لے آیا اور ساتھ پچاس روپے نقد دیئے اور کہا کہ یہ حقیر ہدیہ ہے اسے قبول فرمائیں۔

س: خطبہ جمعہ میں حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل کے متعلق ایک رفیق کے کس واقعہ کا ذکر ہوا ہے؟

ج: فرمایا! حضرت خلیفۃ المسیح الاول کی عاجزی کی جو انتہا تھی اس کا ذکر ایک رفیق کے حوالے سے حضرت مصلح موعود نے کیا ہے ''وہ بیان کرتے ہیں کہ میں ایک دفعہ حضرت مسیح موعود کو ملنے کے لئے آیا آپ بیت مبارک میں بیٹھے تھے اور دروازے کے پاس جوتیاں پڑی تھیں۔ ایک آدمی سیدھے سادے کپڑوں والا آ گیا اور آ کر جوتیوں میں بیٹھ گیا۔ اس کے کچھ عرصے کے بعد حضرت مسیح موعود فوت ہوگئے اور میں نے سنا کہ آپ کی جگہ کوئی اور شخص خلیفہ بن گیا ہے اس پر میں بیعت کرنے کے لئے آیا جب میں نے بیعت کے لئے اپنا ہاتھ بڑھایا تو کیا دیکھتا ہوں کہ وہ وہی شخص تھا جو جوتیوں میں بیٹھا تھا یعنی حضرت خلیفۃ المسیح الاول۔ آپ کی عادت تھی کہ آپ جوتیوں میں آ کر بیٹھ جاتے تھے۔ حضرت مسیح موعود آواز دیتے تو آپ ذرا آگے آ جاتے پھر جب کہتے کہ مولوی نور الدین صاحب نہیں آئے تو پھر کچھ اور آگے آ جاتے۔ اس طرح بار بار کہنے کے بعد کہیں وہ آگے آتے تھے۔

س: حضور انور نے ماریشس کے جلسہ سالانہ کے متعلق کن نیک جذبات کا اظہار فرمایا؟

ج: فرمایا! آج ماریشس کا جلسہ سالانہ بھی ہو رہا ہے اور ماریشس میں جماعت احمدیہ کو قائم ہوئے ایک سو سال ہو چکے ہیں وہ اپنی century منا رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کا یہ جلسہ بھی ہر لحاظ سے بابرکت کرے اور یہ سو سال آئندہ وہاں نئی ترقیات کا پیش خیمہ ثابت ہوں۔

☆☆☆☆☆

مکرم غلام مصباح بلوچ صاحب

بٹالہ کے چند رفقاء حضرت اقدس مسیح موعود کا مختصر تذکرہ

(قسط اول)

مشیت ایزدی نے اس زمانے میں قادیان ضلع گورداسپور کو جو عزت وتکریم عطا فرمائی ہے وہ ظاہر وباہر ہے کہ یہ بستی حضرت اقدس مسیح موعود کی بستی ہے۔اس چھوٹی سی بستی کا قریب ترین شہر بٹالہ ہے، قادیان آنے والے سب احباب بٹالہ سے ہوکر ہی قادیان پہنچتے ہیں گویا کہ بٹالہ قادیان کے لیے ایک دروازے کی حیثیت رکھتا ہے اسی لیے اس شہر کو یہ سعادت حاصل ہے کہ حضرت اقدس مسیح موعود جب بھی قادیان سے باہر کسی سفر پر تشریف لے جاتے تو آتے جاتے آپ کا گزر اسی شہر سے ہوتا، اس کے علاوہ حضور اقدس نے اس شہر میں قیام بھی فرمایا ہوا ہے۔غرضیکہ بٹالہ کی ابتدائی تاریخ احمدیت کے چند ابواب نہایت ہی اہم اور ایمان افروز ہیں۔مضمون ہذا میں بٹالہ ضلع گورداسپور کے ایک اہم باب ،اس سے تعلق رکھنے والے چند رفقاء حضرت اقدس مسیح موعود کا ذکر ذیل میں کیا جاتا ہے۔

حضرت میاں محمد اکبر صاحب

ٹھیکیدار لکڑی

حضرت میاں محمد اکبر صاحب ولد گلاب دین صاحب قوم راجپوت اصل میں بٹالہ کے قریب ایک گاؤں بلہووال ضلع گورداسپور کے رہنے والے تھے لیکن اپنے کاروبار کی وجہ سے بٹالہ میں سکونت اختیار کر لی تھی۔ جب پہلی کتاب لکھی گئی تو آپ نے بھی اس کی اشاعت کی اعانت میں حصہ لیا، آپ کا نام معاونین کی فہرست میں اس طرح شامل ہے:

(2) میاں اکبر ساکن بلہووال ضلع گورداسپور ......2 بطور اعانت

بٹالہ میں احمدیت قبول کرنے والے سب سے پہلے خوش نصیب آپ تھے، حضرت شیخ یعقوب علی عرفانی صاحب نے آپ کو بٹالہ جماعت کا آدم قرار دیا ہے۔ (الفضل 17/اکتوبر 1950ء ص5 کالم 1)

حضرت اقدس مسیح موعود کی متعدد کتب میں مختلف حوالوں سے آپ کا نام محفوظ ہے۔ ایک کتاب میں حضور نے اپنے 313 رفقاء کے اسماء درج فرمائے ہیں جس میں آپ کا نام 77 نمبر پر درج ہے۔

آپ کو کئی مرتبہ بٹالہ میں حضرت اقدس کی میزبانی اور خدمت کا شرف حاصل ہوا۔حضرت اقدس مسیح موعود نے اپنی جماعت میں دعوت الی اللہ کی جو روح پیدا کر دی تھی اس سے آپ نے بھی وافر حصہ پایا تھا، حتی الوسع لوگوں کو امام مہدی کی آمد کا بتاتے رہتے۔ اسی طرح سلسلہ کے لیے قربانیوں میں بھی آپ ایک جوش رکھتے تھے اور مالی معاونت کا یہ سلسلہ آغاز سے شروع کر رکھا تھا۔غرضیکہ نہایت ہی مخلص اور جاں نثار وجود تھے، حضرت شیخ یعقوب علی صاحب تحریر کرتے ہیں:

''مکرم میاں اکبر سلسلہ کے سابقون الاولون میں بہت قدیم تھے براہین احمدیہ کے آغاز سے حضرت اقدس سے عقیدت رکھتے تھے۔ وہ بٹالہ میں لکڑی کی تجارت کرتے تھے ان ابتدائی ایام میں ان کو یہ شرف حاصل تھا کہ جب حضرت اقدس بٹالہ جاتے تو عموماً ذیل گھر میں جس کے ساتھ ہی ان کا ٹال تھا قیام فرماتے، کتاب کی اشاعت کے وقت 2 آنے چندہ دیا تھا اور یہ ایسا ہی تھا جیسے ایک وقت کے ایک مٹھی جو احد پہاڑ کے برابر سونا دینے سے افضل ہے اور حضرت اقدس نے اسے نہ صرف قبول فرمایا بلکہ براہین میں اس کی اشاعت کی۔غرض نہایت مخلص اور ہنس مکھ مہمان نواز اور ملنسار تھے اس تحریر کے وقت میرے تصور کی آنکھ کے سامنے کھڑے ہیں مجھ سے ان کو للہ محبت تھی۔''

آپ کو درد گردہ کی تکلیف تھی، آخر 23 جولائی 1900ء بروز جمعرات نماز مغرب کے بعد قادیان میں ہی وفات پائی، جمعہ کی صبح کو حضرت اقدس نے جنازہ پڑھا اور آپ قادیان میں ہی دفن ہوئے۔ وفات والے دن کوئی شخص نظم سنانے کے لیے حضرت اقدس کے دربار میں پیش ہوا حضور نے فرمایا میں آج نظم نہیں سن سکتا کہ آج میرا ایک دوست فوت ہو گیا ہے۔ رفقاء احمد کی کئی روایات میں آپ کا ذکر ملتا ہے۔

حضرت میاں محمد اکبر صاحب نے دو شادیاں کی تھیں ایک حضرت امام بی بی صاحبہ اور دوسری کا نام معلوم نہیں ہوسکا، آپ کی دونوں بیویاں بھی سلسلہ احمدیہ کے ساتھ وابستہ ہوگئی تھیں اور 1900ء سے پہلے ہی بیعت کر لی تھی۔ حضرت امام بی بی صاحبہ نے 29 مارچ 1957ء کو 95 سال کی عمر میں ربوہ میں وفات پائی اور بوجہ موصیہ ہونے کے بہشتی مقبرہ ربوہ قطعہ رفقاء میں دفن ہوئیں۔ حضرت امام بی بی صاحبہ کے بطن سے حضرت میاں محمد اکبر صاحب کی درج ذیل اولاد تھی: حضرت میاں محمد ابراہیم صاحب، حضرت محمد عبداللہ صاحب، حضرت محمد اسماعیل صاحب (وفات 2 نومبر 1988ء)، محترمہ اللہ رکھی صاحبہ سرگودھا

دوسری بیوی سے دو بچے مکرم محمد اسحٰق صاحب اور حضرت محمد یعقوب صاحب تھے۔آپ کے بچوں کو بوجہ قادیان میں رہنے کے حضرت مسیح موعود کی زیارت کا شرف حاصل تھا۔

حضرت میاں محمد اکبر صاحب کے دو بھائیوں کو بھی حضرت اقدس مسیح موعود کا رفیق ہونے کی سعادت حاصل ہے، جن میں سے ایک حضرت میاں محمد بخش صاحب (وفات مارچ 1932ء) اور دوسرے بھائی حضرت میاں اللہ یار صاحب (وفات 26 نومبر 1944ء بعمر 110 سال۔ مدفون بہشتی مقبرہ قادیان) تھے۔

حضرت مہر نبی بخش عرف

عبدالعزیز صاحب نمبردار

حضرت چوہدری مہر نبی بخش صاحب نمبردار عرف عبدالعزیز ولد میاں محمد بخش صاحب آف بٹالہ حضرت اقدس کے دعویٰ مہدویت سے پہلے کے ملنے والوں میں سے تھے اور خلوص و وفا کا تعلق رکھتے تھے۔آپ کا پیدائشی نام نبی بخش تھا لیکن حضرت اقدس نے بدل کر عبدالعزیز رکھ دیا تھا۔''

حضرت اقدس کے ساتھ رشتۂ مودّت و محبت ہونے کی وجہ سے آغاز ہی میں بیعت کر کے حضرت اقدس کی پاکیزہ جماعت میں شامل ہوگئے، آپ کی بیعت کا اندراج رجسٹر بیعت اولیٰ میں اس طرح محفوظ ہے:

28 جون 1889ء منشی عبدالعزیز معروف نبی بخش ولد میاں محمد بخش ساکن بٹالہ ہاتھی دروازہ پیشہ زمینداری

آپ جماعت احمدیہ کے دوسرے جلسہ سالانہ 1892ء میں شامل تھے، شاملین جلسہ کے اسماء حضرت اقدس کی کتاب کے آخر میں درج ہیں جہاں آپ کا نام 168 نمبر پر ''مہر نبی بخش صاحب نمبردار ممبر کمیٹی و میونسپل کمشنر بٹالہ ضلع گورداسپورہ'' درج ہے۔ اسی موقع پر چندہ دہندگان کی ایک فہرست بھی ساتھ درج ہے اُس فہرست میں بھی آپ کا نام مع چندہ درج ہے۔''فہرست آمدنی چندہ برائے طیاری مہمان خانہ و چاہ وغیرہ'' میں بھی آپ کا نام ''نبی بخش نمبردار بٹالہ'' مع چندہ درج ہے۔ پھر آپ کو یہ سعادت بھی حاصل ہوئی کہ حضور نے آپ کا نام اپنے 313 رفقاء میں شامل فرمایا ہے، آپ کا نام اس فہرست میں 76 نمبر پر ''منشی چوہدری نبی بخش صاحب معہ اہل بیت۔ بٹالہ'' درج ہے۔ اسی کتاب میں حضور نے اپنی جماعت کے چند مخلصین کے اسماء و اخلاص کا ذکر فرمایا ہے اور آپ کا ذکر ''.... منشی چودھری نبی بخش صاحب رئیس بٹالہ جو بطور ہجرت اسی جگہ قادیان میں آگئے ہیں۔'' (صفحہ 159) کے الفاظ سے فرمایا ہے۔اس کے علاوہ آپ کا نام حضرت اقدس کی کتب میں درج مختلف فہرستوں میں موجود ہے۔

آپ نے مختلف حوالوں سے خدمت کا موقع پایا، 1899ء میں حضرت اقدس مسیح موعود ایک مقدمہ کے سلسلے میں دھاریوال تشریف لے گئے اس موقع پر حضرت چودھری نبی بخش صاحب نے بعض دیگر احباب کی معیت میں دھاریوال کی مضافاتی بستی لیل (Lahel) میں قبل از وقت حضرت اقدس کی فرودگاہ کا انتظام کیا۔

(الحکم 31 جنوری 1899ء صفحہ 5 کالم 3)

حضرت صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب کے عقیقہ کا اہتمام آپ کے سپرد تھا، حضرت مولوی عبدالکریم صاحب سیالکوٹی بیان کرتے ہیں:

''مقرر تھا کہ اتوار کے دن 25 جون کو حضرت مبارک احمد صاحب کا عقیقہ ہو، اس کے لئے حضرت کی طرف سے بڑی تاکید تھی، اس کام کے مہتمم ہمارے عزیز و معزز دوست منشی نبی بخش صاحب تھے .... اللہ تعالیٰ کا تصرف اور اس کی حکمت و قدرت دیکھو، اتوار کو صبح صادق سے پہلے بارش شروع ہوگئی... ادھر ہمارے دوست نبی بخش صاحب بڑے مضطرب اور نادم تھے کہ حضور پاک میں کیا عذر کروں۔ منشی صاحب حاضر ہوئے اور معذرت کا دامن پھیلایا۔ خیر کریم انسان اور رحیم ہادی.... مگر ہمارے ذکی الحواس دوست منشی صاحب کو صبر کہاں؟ یہ دل ہی دل میں کُڑھیں اور پشیمان ہوں اور پھر دوڑے جائیں حضرت کی خدمت میں معذرت کے لئے...''

اسی طرح ایک جلسہ سالانہ کے موقع پر اندر سے لحاف منگوا کر مہمانوں کو دینے کا ذکر بھی روایت میں آتا ہے۔ (رفقاء احمد جلد چہارم صفحہ 113)

آپ کو حضرت اقدس کے باغ کے ٹھیکہ دار کی حیثیت سے کام کرنے کا بھی موقع ملا۔

(الحکم 10/ اکتوبر 1901ء صفحہ 8 کالم 2)

آپ نے حضور کی زندگی میں ایک دفعہ لغزش کھائی اور جماعت سے علیحدگی اختیار کر لی (عقائد کی بنا پر نہیں) لیکن کچھ عرصہ بعد ہی سنبھل گئے اور حضور کی خدمت میں اپنا توبہ نامہ بھجوایا چنانچہ آپ کا

عریضہ اور حضرت اقدس کا جواب ذیل میں درج کئے جاتے ہیں:

آپ کا عریضہ

’’بحضور عالی جناب حضرت اقدس مسیح موعود دام برکاتہٗ

جناب عالی! فدوی شیطان کے دھوکہ میں آ کر......اور دلی بصیرت کو کھو کر ضلالت کے گڑھے میں گرا اور سال سے زیادہ عرصہ تک اسی میں رہا۔ اب خداوند تعالیٰ نے آپ ہی مہربانی فرما کر حق بینی کی آنکھیں عطا فرمائیں جن سے معلوم ہوا کہ صرف حضور کے ہی سلسلہ میں نجات ہے اور باقی سب جگہ ہلاکت۔ پس آپ.... پچھلی خطا معاف فرما کر پھر سلسلہ احمدیہ میں داخل فرمائیں تا کہ نجات ہو۔ مورخہ 9/اکتوبر 1902ء

فدوی عبدالعزیز نمبردار بٹالہ‘‘

حضرت اقدس کا جواب

مجی اخویم مہر نبی بخش صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ

السلام علیکم......

آپ کا خط پہنچا اَلتَّائِبُ مِنَ الذَّنْبِ ......اس لئے ہم آپ کی لغزش آپ کو معاف کرتے ہیں اور آپ کی تحریر کے موافق پھر آپ کو داخل بیعت کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو استقلال اور ثابت قدمی بخشے اور اب خاتمہ اسی توبہ پر کرے کہ وہ غفور و رحیم ہے، آمین۔

بے شک اجازت ہے جب چاہیں آویں اور بہتر ہے کہ جلسہ دسمبر میں آویں اور انشاء اللہ تعالےٰ جیسا مناسب ہوگا آپ کا خط یا کوئی حصہ اُس کا الحکم میں چھپوایا جائے گا اور آپ کے پاس ایک نسخہ کشتی اور ایک نسخہ تحفۃ ارسال ہے کہ شاید ابھی تک نہیں پہونچا ہوگا، اور اگر پہونچ گیا ہے تو کسی اور کو جہاں چاہیں دے دیں۔ رسالہ ابھی نہیں دیکھا، فرصت کے وقت انشاء اللہ تعالےٰ دیکھوں گا۔ شاید تین ماہ کا عرصہ ہوگیا ہے کہ مینے خواب میں دیکھا تھا کہ قادیان کی اُس گلی میں جس میں ہم اکثر سیر کو جاتے ہیں، آپ مصافحہ کے لیے میری طرف آرہے ہیں، سو وہ بات پوری ہوگئی۔

خاکسار مرزا غلام احمد از قادیان

(الحکم 17/اکتوبر 1902ء صفحہ 16 کالم 2,3)

حضرت میاں شیر محمد صاحب آف خان فتہ ضلع گورداسپور بعدہٗ محلہ دارالرحمت قادیان بیان کرتے ہیں:

’’ایک شخص مسمی نبی بخش جو بٹالہ کا رہنے والا تھا وہ (علیحدہ) ہوگیا تو حضور کو الہام ہوا کہ نبی بخش نے میرے پاس آ کر توبہ کر لی ہے۔ حضور نے ہفتے کے دن یہ الہام سنایا اور اتوار کو بھاگووالہ میں مناظرہ تھا وہاں نبی بخش نے تقریر کی اور تائب ہوگیا تو اس پر حضرت صاحب نے فرمایا کہ اور جگہ ہی کون سی تھی۔‘‘

(رجسٹر روایات رفقاء نمبر 7 صفحہ 80)

خلافت ثانیہ کے موقع پر آپ آغاز میں شامل نہ ہوئے لیکن مخالفت کا پہلو بھی اختیار نہ کیا۔ چند سال بعد آپ نے خلافت کی بیعت کا خط لکھ دیا جس میں لکھا:

’’بعالی خدمت حضرت خلیفۃ المسیح

بعد سلام مسنون نہایت ادب سے گذارش ہے حضور کی آخری ملاقات کے بعد جو سٹیشن بٹالہ پر اس عاجز کو نصیب ہوئی آج تک یہی سوچتا رہا کہ...... کس پہلو کو اختیار کرنا چاہیے....

پھر میں نے مسئلہ خلافت پر نظر ڈالی تو حضور کی بزرگی اور عظمت ...... میرے دل کو کشتی نوح بنا کر دارالامن قادیان میں لے گئی یعنی مَیں نے اپنے تئیں آپ کے کمتر سے کمتر خادموں میں تصور کیا۔

عنقریب شرف بارگاہ عالی پا کر وہ باتیں عرض کروں گا جو تاریک و تار غاروں کی طرح میری سدراہ تھیں اور جن کو عبور کرنے کا خیال وہم و گمان میں بھی نہ آتا تھا......اب آخر حضور کے قیمتی وقت کا پاس ادب رکھ کر اس سے زیادہ نہیں چاہتا کہ یہ خط شائع ہو کر دوسروں کے لئے جو میری طرح غلط راہ اختیار کر کے ابھی تک اڑے ہیں، عبرت کا باعث ہو۔ والسلام...

خاکسار عبدالعزیز نبی بخش نمبردار بٹالہ‘‘

(الفضل 17/جنوری 1921ء صفحہ 2 کالم 3)

آپ نے 2 جولائی 1938ء کو بعمر تقریباً 106 سال وفات پائی اور بوجہ موصی (وصیت نمبر 1916) ہونے کے بہشتی مقبرہ قادیان میں دفن ہوئے۔ آپ کی اہلیہ محترمہ کا نام حضرت برکت بی بی صاحبہ تھا۔ آپ کی اہلیہ کی چند روایات بھی ایک کتاب میں درج ہیں۔

(نوٹ: بٹالہ میں ہی ایک اور شخصیت بنام ’’نبی بخش صاحب ذیلدار‘‘ ملتی ہے جن کو بھی حضرت اقدس کے ساتھ عقیدت تھی۔ جب صاحبزادہ بشیر اول بیمار تھے ان دنوں حضرت اقدس علاج کے لیے بٹالہ آئے تو انہی کے گھر فروکش ہوئے اور تقریباً ایک ماہ قیام فرمایا، اس کا ذکر حضور اقدس نے اپنے مکتوب محررہ 11/مئی 1888ء بنام حضرت منشی رستم علی صاحب (وفات 11 جنوری 1909ء) میں اس طرح فرمایا ہے: ’’بشیر احمد سخت بیمار ہوگیا تھا اس لئے یہ عاجز ڈاکٹر کے علاج کے لئے بٹالہ میں آگیا ہے، شاید ماہ رمضان بٹالہ میں بسر ہو۔ بالفعل نبی بخش ذیلدار کے مکان پر جو شہر کے دروازہ پر ہے، فروکش ہوں۔‘‘ یہی بات حضور نے اپنے مکتوب محررہ 28 مئی 1888ء بنام حضرت مولانا حکیم نور الدین صاحب بھیروی خلیفۃ المسیح الاول میں بھی تحریر فرمائی ہے۔ ’’یہ عاجز بمقام بٹالہ نبی بخش ذیلدار کے مکان پر اترا ہوا ہے۔‘‘ انہی نبی بخش صاحب کے بارے میں حضرت شیخ یعقوب علی عرفانی صاحب نے لکھا ہے کہ یہ حضور کو بٹالہ کے عیسائی مشن کی کارروائیوں اور اعتراضات کی خبریں دیتے تھے اور حضرت اقدس ان اعتراضات کا ازالہ فرماتے۔ واللہ اعلم یہ وہی نبی بخش صاحب ہیں یا کوئی اور)

حضرت حکیم محمد اشرف صاحب

حضرت حکیم محمد اشرف صاحب نے اپنی ایک رؤیا کی بنا پر اپنے خاندان میں سب سے پہلے حضرت اقدس مسیح موعود کی بیعت کی تھی۔ (الفضل 4/اکتوبر 1950ء) حضرت مفتی محمد صادق صاحب بٹالہ کے ایک دورے کی روداد میں لکھتے ہیں:

’’حکیم محمد اشرف صاحب نے کیا عجیب بات سنائی کہ انہوں نے مدت ہوئی امرتسر میں ایک خواب دیکھا کہ چند سوار آئے ہیں اور مجھے ایک مکان پر لے گئے ہیں جہاں ایک بزرگ کے ساتھ کھانا کھایا اور ان سواروں نے بتلایا کہ یہ امام مہدی ہے اور چار سال کے بعد ظہور ہوگا۔ اس خواب کے چار سال بعد براہین احمدیہ چھپنی شروع ہوئی اور جب میں نے مرزا صاحب کو دیکھا تو وہی صورت تھی جو کہ میں پہلے خواب میں دیکھ چکا تھا۔‘‘

(بدر 6 جولائی 1910ء صفحہ 4 کالم 1)

آپ کی بیعت کا اندراج رجسٹر بیعت اولیٰ میں اس طرح محفوظ ہے:

دسمبر 1891ء حکیم محمد اشرف ولد شیخ محمد علی مرحوم ذات ہاشمی خطیب بٹالہ پیشہ طبابت

(تاریخ احمدیت جلد اول صفحہ 356)

آپ کی بیعت کے فوراً بعد آپ کے بھائی حضرت قاضی نعمت علی شاہ صاحب نے بھی بیعت کر لی۔ مکرم قاضی عبدالرحمٰن صاحب سابق سیکرٹری مجلس کار پرداز ربوہ (وفات: 16 جون 1973ء۔ ربوہ) اپنے خسر حضرت حافظ عبدالرحمٰن بٹالوی صاحب کی وفات پر لکھے گئے ایک مضمون میں فرماتے ہیں:

’’محترم حافظ صاحب کے والد صاحب کا اسم گرامی میر نعمت علی شاہ صاحب تھا، وہ قاضی صاحب کے خطاب سے بھی مخاطب ہوتے تھے اور خطیب بھی کہلاتے تھے اسی وجہ سے بٹالہ میں ان کا محلّہ ’’محلّہ خطیباں‘‘ کے نام سے معروف تھا۔ میر نعمت علی شاہ صاحب کے برادر خورد حکیم محمد اشرف صاحب نے حضرت مسیح موعود کی بیعت پہلے کی تھی اور پھر کچھ مخالفت کے بعد میر نعمت علی شاہ صاحب بھی حضور کے خدام میں حضور کی زندگی میں ہی شامل ہوگئے۔ یہ بڑے دلیر، غیور اور جوشیلے تھے۔ حکیم محمد اشرف صاحب کی کوئی اولاد نہ تھی اور میر صاحب کی اولاد صرف یہی حافظ عبدالرحمٰن صاحب تھے اس لئے باپ اور چچا دونوں کو ان سے بڑی محبت تھی اور دونوں نے ان کو بڑے ناز و نعم سے پرورش کیا اور قادیان میں تعلیم دلوائی۔‘‘

(الفضل 5/اگست 1959ء صفحہ 4)

حضرت حکیم محمد اشرف صاحب جماعت احمدیہ کے دوسرے جلسہ سالانہ 1892ء میں شامل تھے، آپ کا نام شاملین جلسہ میں درج ہے، اور اس موقع پر آپ کے چندہ کا اندراج بھی موجود ہے۔

1893ء میں حضور نے عیسائیوں سے مباحثہ سے پہلے مباحثہ کے شرائط معین کرنے کے لیے ایک وفد احباب کا ڈاکٹر مارٹن کلارک کی طرف بھیجا اس وفد میں حضرت حکیم محمد اشرف صاحب بھی شامل تھے۔

حضرت قاضی نعمت علی صاحب خطیب ہاشمی

حضرت منشی نعمت علی صاحب ولد مکرم محمد علی صاحب ابتدائی احمدیوں میں سے ہیں، آغاز احمدیت میں ہی قبول احمدیت کی توفیق پائی اور اخلاص و وفا میں بہت ترقی کی، آپ کی بیعت کا اندراج رجسٹر بیعت اولیٰ میں اس طرح محفوظ ہے:

27/دسمبر 1891ء نعمت علی ولد محمد علی ہاشمی عباسی خطیب بٹالہ ضلع گورداسپور

(تاریخ احمدیت جلد اول صفحہ 356)

یہ ایک تاریخی دن تھا کیونکہ اسی دن جماعت احمدیہ کا پہلا تاریخ ساز جلسہ سالانہ قادیان میں منعقد ہوا اور آپ بھی ان 75 احباب کا حصہ تھے جنہوں نے اس جلسہ میں شمولیت کی، آپ کا نام حضرت اقدس نے شاملین جلسہ میں ’’داروغہ نعمت علی صاحب ہاشمی عباسی بٹالوی‘‘ درج فرمایا ہے۔ جون 1897ء میں قادیان میں ملکہ وکٹوریہ کی ڈائمنڈ جوبلی منائی گئی اسماء حاضرین جلسہ حضور کی کتاب کے آخر میں محفوظ ہیں، ’’قاضی نعمت علی صاحب۔ خطیب بٹالہ‘‘ کا نام مع چندہ 183 نمبر پر موجود ہے۔ فروری 1898ء میں حضور نے مخالفین احمدیت کی طرف سے لگائے گئے الزامات کی تردید کرتے ہوئے اپنی پُرامن جماعت کے 316 افراد کے نام درج فرمائے جس میں 275 نمبر پر ’’خطیب نعمت علی صاحب اپیل نویس بٹالہ‘‘ نام موجود ہے۔

آپ نہایت ہی مخلص اور فدائی وجود تھے، حضرت اقدس کے سفر بٹالہ کے موقع پر اپنے آپ کو خدمت کے لیے پیش پیش رکھتے، 7 نومبر 1902ء کو حضور بٹالہ میں رونق افروز تھے کہ حضرت منشی نعمت علی صاحب نے کھانے کے لئے عرض کیا، حضور نے فرمایا:۔

’’تکلف کی کیا ضرورت ہے، ہم کھانا کھا چکے ہیں۔ جب تم لوگوں نے بیعت کر لی تو گویا ہمارے بدن کے جزو ہوگئے پھر الگ کیا رہ گیا، یہ باتیں تو اجنبی کے لئے ہوتی ہیں۔‘‘

(ڈائری حضرت مسیح موعود 7 نومبر 1902ء)

اسی طرح حضرت اقدس کے سفر سیالکوٹ 1904ء سے واپسی کے موقع پر حضور اقدس کے

بٹالہ میں قیام کے متعلق ایڈیٹر صاحب اخبار بدر لکھتے ہیں:

’’سیالکوٹ سے واپس ہوتے ہوئے حضرت اقدس نے معہ ہمرہیاں سفر کے رات کو بٹالہ میں قیام فرمایا تھا۔ بٹالہ کی احمدی جماعت نے اس موقعہ پر حسن خدمات کا فخر اول مرتبہ حاصل کیا۔ زیر اہتمام قاضی نعمت علی صاحب احمدی اور چند دیگر احباب ریلوے ٹرین سے اترتے ہی چاء اور عمدہ کھانا طیار ملا۔ چارپائی اور مکان کا انتظام جو کہ سٹیشن کے متصل سرائے میں کیا گیا تھا بہت عمدہ تھا جس سے کسی قسم کی تکلیف کسی صاحب کو نہیں ہوئی۔‘‘

(اخبار بدر 24 نومبر و یکم دسمبر 1904ء صفحہ 3 کالم 2)

آپ کی اہلیہ محترمہ حضرت فضل النساء بیگم صاحبہ بھی رفقاء خواتین میں سے تھیں اور نظام وصیت کا حصہ (وصیت نمبر 5848) تھیں، انہوں نے 24 ستمبر 1943ء کو بعمر 98 سال وفات پائی اور بوجہ موصیہ ہونے کے بہشتی مقبرہ قادیان میں دفن ہوئیں۔ آپ کی اولاد میں صرف ایک بیٹے حضرت حافظ سید عبدالرحمٰن صاحب تھے۔

حضرت حافظ سید عبدالرحمٰن صاحب بٹالوی

حضرت حافظ عبدالرحمٰن صاحب بٹالہ کے مخلص بزرگ حضرت میر نعمت علی شاہ صاحب (جن کا ذکر اوپر گزرا ہے) کی اکلوتی اولاد تھے، آپ اندازاً 1887ء میں پیدا ہوئے، طفولیت میں ہی اپنے والد ماجد حضرت میر نعمت علی صاحب کی معیت میں 25/اپریل 1899ء کو حضرت مسیح موعود کے دست مبارک پر بیعت کی سعادت سے مشرف ہوئے۔

آپ کے چچا حضرت حکیم محمد اشرف صاحب کی کوئی اولاد نہ تھی اور آپ اپنے باپ کی اکلوتی اولاد تھے اس لئے باپ اور چچا دونوں کو آپ سے بڑی محبت تھی اور دونوں نے بڑے ناز و نعم سے پرورش کیا اور قادیان میں تعلیم دلوائی۔ آپ پرائمری سکول میں مدرس تھے۔ آپ ملازمت کے بعد قادیان میں اور تقسیم ملک کے بعد لاہور میں رہے۔ آپ نے اپنے گھر واقع نسبت روڈ لاہور میں مورخہ 5 جون 1959ء کو وفات پائی اور بوجہ موصی (وصیت نمبر 10023 ۔ 1/8 حصہ کی وصیت) ہونے کے بہشتی مقبرہ ربوہ میں دفن ہوئے۔ آپ کی وفات پر آپ کے داماد مکرم قاضی عبدالرحمٰن صاحب سابق سیکرٹری مجلس کار پرداز ربوہ (وفات: 16 جون 1973ء۔ ربوہ) نے مضمون لکھا:

’’اس خاندان سے میرا کوئی پرانا تعلق نہیں ہے بلکہ محترم حافظ صاحب سے میرے دوستانہ مراسم کی ابتدا غالباً 15ء (مراد 1915ء۔ ناقل) میں ہوئی جبکہ وہ موضع سارچور ضلع گورداسپور میں احمدیہ پرائمری سکول میں مدرس تھے۔ میرا گاؤں چونکہ قریب ہی ڈیڑھ میل کے فاصلہ پر تھا اس لئے میں اکثر وہاں احمدی بھائیوں سے ملنے کے لئے آتا جاتا رہتا تھا اور میری وجہ سے پھر محترم حافظ صاحب کی آمد و رفت بھی میرے گاؤں میں ہوتی رہی، حافظ صاحب مرحوم اس وقت عالم شباب میں تھے مگر رشد و ہدایت کے آثار ان کے بشرے سے نمایاں تھے۔ اپنے مدرسہ کی بہبودی اور رونق ہر وقت مدنظر تھی اور (دعوت الی اللہ) احمدیت کے لئے خداداد قابلیت اور جوش تھا۔ میرے گاؤں میں بہت زیادہ اکثریت (غیر از جماعت) کی تھی اور سوائے تین چار غریب گھرانوں کے گاؤں میں دنیوی لحاظ سے کوئی بھی صاحبِ اثر احمدی نہ تھا، گاؤں میں ہماری مخالفت ہوتی تھی جو حافظ صاحب کی آمد و رفت سے بعض اوقات شدت اختیار کر جاتی تھی کیونکہ وہ (دعوت) احمدیت میں بالکل نڈر تھے مگر باوجود اس اختلاف کے لوگ حافظ صاحب کا احترام کرتے تھے اور ان کی نیکی اور خوش اخلاقی کے معترف تھے اور اسی اثر کے ماتحت پٹواری صاحب نے جو شیعہ خیالات کے تھے، اپنے بچے بھی تعلیم کے لئے احمدیہ سکول سارچور میں داخل کرا دیئے تھے۔ اس کے علاوہ حافظ صاحب کی آمد و رفت اکثر دوسرے ملحقہ دیہات میں بھی رہتی تھی اور تعلیم کے لئے ان دیہات سے بچے کھینچ لاتے تھے۔ غرض وہ سکول کی زینت تھے اور سارچور اور ملحقہ دیہات میں تھے اور صداقت کے اظہار سے کسی سے نہیں دبتے تھے۔

ایک مرتبہ وہ ہمارے گاؤں میں آئے، گرمیوں کا موسم تھا، گاؤں کے چوہدری، نمبردار، ذیل دار، پنچ، کھڑپنچ اور مولوی صاحب سب ایک تکیہ میں درختوں کے سائے کے نیچے دوپہر کو جمع تھے۔ ایک شخص نے کہا سنا ہے مرزا صاحب کہتے ہیں میں عیسیٰ ہوں۔ حافظ صاحب مسکرائے اور کہا چوہدری صاحب آپ سے کسی نے بخل کیا ہے اور پوری بات نہیں بتائی، یہ کہہ کر حضور کا ایک شعر پڑھا اور پھر اس کی ایسی تشریح و توضیح کی کہ سارے مجمع پر چھا گئے۔ ان کے چلے جانے کے بعد لوگوں میں چہ میگوئیاں ہوئیں، مخالفت کی آگ بھڑکی اور گاؤں کے چوہدری صاحبان نے ہمارا پانی بند کر دیا۔ اگلے روز مَیں سارچور گیا اور حافظ صاحب کو بتایا کہ ہمارا تو پانی بند کر دیا گیا۔ فرمانے لگے کوئی چوہدری بیعت کرے گا چنانچہ تھوڑے ہی دنوں میں چوہدری فیروز الدین صاحب نے بیعت کر لی، جن کے لڑکے صفدر علی صاحب سنا ہے کہ لائلپور میں وکالت کرتے ہیں۔

محترم حافظ صاحب کے والد ماجد تو غالباً ہماری ملاقاتوں سے پہلے فوت ہو چکے تھے، ان کے چچا حکیم صاحب زندہ تھے، حافظ صاحب کے سارچور کے قیام میں وہ بھی فوت ہو گئے، گھر میں کوئی مرد نہ رہا۔ مجبوراً حافظ صاحب کو سارچور کو چھوڑ کر بٹالہ جانا پڑا اور وہاں ایم بی ہائی سکول کی ایک برانچ میں ٹیچر کی جگہ مل گئی.....

(الفضل 5/اگست 1959ء صفحہ 4,5)

حضرت حافظ عبدالرحمٰن صاحب کی اہلیہ کا نام محترمہ سردار بیگم صاحبہ تھا جنہوں نے 1954ء میں وفات پائی۔ حضرت مصلح موعود نے یکم ستمبر 1954ء کو بعد از نماز جمعہ جنازہ غائب پڑھایا۔

(الفضل 22 ستمبر 1954ء صفحہ 5 کالم 4)

حضرت شیخ فضل حق صاحب بٹالوی

حضرت حکیم شیخ فضل حق صاحب ولد مکرم شیخ نور احمد خان صاحب (وفات 22/ستمبر 1917ء) قوم ککے زئی آف بٹالہ نہایت ہی مخلص اور درویش صفت وجود تھے، آپ کے والد آغاز کے دور سے حضور سے عقیدت رکھتے تھے۔ آپ اور آپ کے والد دونوں جلسہ سالانہ 1892ء میں شریک ہوئے، دونوں باپ بیٹے کا نام شاملین جلسہ کے اسماء میں علی الترتیب 146,147 نمبر پر موجود ہیں۔ آپ کے والد نے بیعت نہیں کی، آپ کی بیعت کے متعلق بھی دو روایتیں ہیں ایک تو یہی اندازہ ہے کہ آپ نے 1892ء میں بیعت کر لی تھی۔ لیکن حضرت شیخ فضل احمد بٹالوی صاحب کے مطابق آپ عقیدت تو رکھتے تھے لیکن بیعت اُن کی دعوت الی اللہ سے 1909ء میں کی۔

آپ سلسلہ احمدیہ کے لیے غیرت رکھتے تھے، آپ کی ایک بہن کی نسبت بٹالہ کے ایک معزز غیر از جماعت خاندان میں ہو چکی تھی، والد ماجد کی وفات کے بعد آپ نے ان لوگوں سے کہہ دیا کہ اب میں اپنی بہن کا ولی ہوں، میں اس کا رشتہ احمدیوں میں ہی کروں گا چنانچہ آپ کی یہ بہن حضرت ملک غلام فرید صاحب ایم اے کے ساتھ بیاہی گئیں۔ اسی طرح اپنی بڑی بیٹی کا رشتہ حضرت مصلح موعود کے ایماء سے حضرت حکیم فضل الرحمان صاحب مربی افریقہ (وفات 28/اگست 1955ء) کے ساتھ کر دیا۔ دین کو دنیا پر مقدم کرنے کی ایک اور مثال یہ بھی ہے کہ جوانی میں ممبران ینگ مین ککے زئی ایسوسی ایشن نے متفقہ رائے سے آپ کو اپنی ایسوسی ایشن کا صدر منتخب کیا، کچھ عرصہ بعد ککے زئی برادری نے محض احمدیت کی وجہ سے انہیں صدارت سے الگ کر دیا، آپ نے اطلاع بھجوائی کہ میں پریذیڈنسی کی پرواہ نہیں کرتا بلکہ ممبری بھی چھوڑتا ہوں۔

بٹالہ میں آپ کی ذات مرجع خواص و عام تھی، خاندانی عزت کے علاوہ ذاتی وجاہت، حسن اخلاق، مہمان نوازی اور حذاقت طب کی وجہ سے لوگ کھنچے چلے آتے تھے۔ نہایت ہی پرہیزگار اور متقی بزرگ تھے، آپ کے داماد حضرت حکیم فضل الرحمان صاحب مجاہد افریقہ 16 سال مسلسل باہر رہے، ان کی عدم موجودگی میں آپ کی بیٹی آپ کے پاس ہی رہیں۔ 1920ء میں حضرت مصلح موعود نے سیالکوٹ کے سفر پر جاتے ہوئے بٹالہ آپ کے گھر تشریف لائے اور تمام قافلہ سمیت کھانا تناول فرمایا۔ (الحکم 7/اپریل 1920ء صفحہ 2 کالم 1)

آپ نے 3/جولائی 1955ء کو وفات پائی اور بہشتی مقبرہ ربوہ میں دفن ہوئے۔ اولاد میں ایک بیٹا افتخار الحق صاحب بیرسٹر اور چار بیٹیاں یادگار چھوڑیں۔

حضرت بابو علی محمد صاحب

حضرت بابو علی محمد صاحب ان 75 خوش نصیبوں میں سے ہیں جن کو پہلے تاریخی جلسہ سالانہ 1891ء میں شامل ہونے کی توفیق ملی، آپ کا نام شاملین جلسہ میں ’’بابو علی محمد صاحب رئیس بٹالہ‘‘ درج ہے۔ اسی طرح جلسہ سالانہ 1892ء میں بھی آپ قادیان میں حاضر تھے۔ حضور نے اپنی کتاب میں گورنمنٹ کے نام یہ اطلاع دی ہے کہ مخالفین کی طرف سے جھوٹی اور بے اصل روایات کو بنیاد بنا کر ہمارے آقا و مولیٰ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر دل آزار حملے کئے جاتے ہیں اس اطلاع کے ساتھ دو تجاویز بھی گورنمنٹ کو پیش کی ہیں جس کے بعد تقریباً 700 افراد کے اسماء درج کیے ہیں جس میں ’’بابو علی محمد صاحب مالک مطبع شعلہ نور‘‘ کا نام بٹالہ کے تحت اسماء میں موجود ہے۔ حضرت شیخ یعقوب علی عرفانی صاحب بٹالہ کے بعض ابتدائی احمدیوں کے ذکر میں لکھتے ہیں:

’’ایک اور بزرگ جن کا نام میں بھولتا ہوں (غالباً محمد علی یا علی محمد تھا اور ایک پریس بھی رکھتے تھے) وہ بھی حضرت اقدس کے ساتھ عرصہ سے اظہار عقیدت رکھتے تھے۔‘‘

(الفضل 17/اکتوبر 1950ء صفحہ 5 کالم 3)

(نوٹ: جیسا کہ اوپر ذکر ہوا ہے کہ حضرت بابو علی محمد صاحب ایک پریس رکھتے تھے اور حضور کی کتاب میں اس پریس کا نام شعلہ نور بیان ہوا ہے۔ اسی طرح حضرت اقدس نے اپنی جماعت کے احباب کی ایک فہرست میں 255 نمبر پر بٹالہ کے حوالے سے ایک نام ’’مولوی غلام مصطفیٰ صاحب پروپرائیٹر شعلہ نور پریس بٹالہ‘‘ بھی درج فرمایا ہے اور دوسری جگہ پر حضرت مولوی غلام مصطفیٰ صاحب کو مطبع کا مہتمم درج فرمایا ہے۔ دونوں بزرگوں کا نام مطبع شعلہ نور کے حوالے سے ملتا ہے یعنی حضرت بابو علی محمد صاحب مالک مطبع اور حضرت مولوی غلام مصطفیٰ صاحب مہتمم مطبع۔)

وصایا

ضروری نوٹ

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جا رہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو **دفتر بہشتی مقبرہ** کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل نمبر 122001 میں Suman Amara Mahmoood

بنت Tahir Mahmood قوم...... پیشہ طالب علم عمر17 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن...... ضلع و ملک United States بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 18 فروری 2015 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 30Us Dollar ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ Suman Amara Mahmood گواہ شد نمبر1۔ Tahir Mahmood S/o Mohammad Sharif گواہ شد نمبر2۔ Mohammad Afzal S/o Mohammmad Alam

مسل نمبر 122002 میں Fareeda Sanusi

بنت Fasasi Sanusi قوم...... پیشہ طالب علم عمر25 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن...... ضلع و ملک United States بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 17 مارچ 2015 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 50Us Dollar ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ Fareeda Sanusi گواہ شد نمبر1۔ Abdul Ghafoor S/o Rahmat Ullah گواہ شد نمبر2۔ Mohammad Afzal S/o Mohammad Alam

مسل نمبر 122003 میں Fizan Abdullah

ولد Tahir Abdullah Hagura قوم...... پیشہ ملازمتیں عمر41 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن...... ضلع و ملک United States بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 8 جون 2014 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ (1) مکان 6 لاکھ Us Dollar (2) پلاٹ 40 ہزار Us Dollar (3) پلاٹ 10 ہزار UsDollar (4) پلاٹ 15 ہزار UsDollar اس وقت مجھے مبلغ 14 ہزار Us Dollar ماہوار بصورت جیب Income رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ Fizan Abdullah گواہ شد نمبر1۔ Mansoor T.Shams S/o Myhammad R Shams گواہ شد نمبر2۔ Hammad Ahmad S/o Sajid Ahmad

مسل نمبر 122004 میں Surrya Begum Malick

زوجہ Abdul Qadeer Mallick قوم.... پیشہ بیروزگار عمر80 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن Detroit ضلع و ملک United States بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 21 دسمبر 2014ء میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 730 Us Dollar ماہوار بصورت Pension مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ Surrya Begum Malick گواہ شد نمبر1۔ Tahir Mallick S/o Abdul Qadeer Mallick گواہ شد نمبر2۔ Anwar Lone S/o Munwaer Lone

مسل نمبر 122005 میں Lubna Laeeq

بنت Leeq Ahmad Mushtaq قوم شیخ پیشہ طالب علم عمر16 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن Parmariho ضلع و ملک Suriname بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 10 اپریل 2015 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ (1) زیور 5 گرم 600 Suriname Guilde اس وقت مجھے مبلغ 100 Suriname Guilder ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ Lubna Laeeq گواہ شد نمبر1۔ لئیق احمد مشتاق ولد شیخ مظفر احمد گواہ شد نمبر2۔ شمشیر علی بخش ولد نصیر الدین مرحوم

مسل نمبر 122006 میں Mariam Siddiqa

بنت Muhammad Siddiq AliJan قوم...... پیشہ طالب علم عمر19 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن Paramaribo ضلع و ملک Suriname بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 16 اپریل 2015 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ (1) زیور 22 گرام 900 Suriname Gulide اس وقت مجھے مبلغ 200 Suriname Gulider ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ Mariam Siddiqa گواہ شد نمبر1۔ لئیق احمد مشتاق ولد شیخ مظفر احمد گواہ شد نمبر2۔ شمشیر علی بخش ولد نصیر الدین مرحوم

مسل نمبر 122007 میں Betim Redzepi

ولد Gujur Redzipi قوم...... پیشہ ملازمتیں عمر25 سال بیعت 2013 ساکن Switzerland ضلع و ملک Switzerland بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 21 فروری 2015 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ (1) نقدی 2 ہزار Swiss Franc اس وقت مجھے مبلغ 5 ہزار 400 Swiss Franc ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ Betim Redzepi گواہ شد نمبر1۔ Bashir Ahmad Tahir S/o Jarre گواہ شد نمبر2۔ Muhammad Mughal -Ullah Malik S/O Malik Zafrullah

مسل نمبر 122008 میں Zohaib Anwar

ولد Mehmood ur Rehman Anwar قوم اعوان پیشہ طالب علم عمر16 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن Switzarland ضلع و ملک Switzerland بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 22 مئی 2015 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 50 Swiss Franc ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ Zohiab Anwar گواہ شد نمبر1 محمود الرحمٰن ولد انعام الرحمٰن انور شہید گواہ شد نمبر2۔ بشیر احمد طاہر ولد میاں محمد مغل مرحوم

مسل نمبر 122009 میں Mehmooda Mehmood

زوجہ Malik Arif Mehmood قوم...... پیشہ خانہ داری عمر41 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن Switzerland ضلع و ملک Switzerland بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 21 مئی 2015 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ (1) زیور 4 تولہ اس وقت مجھے مبلغ 250 Swiss Franc ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ Mehmooda Mehmood گواہ شد نمبر1۔ ملک عارف محمود ولد ملک عنائت اللہ گواہ شد نمبر2۔ بشیر احمد طاہر ولد محمد مغل

مسل نمبر 122010 میں Asifa Anwar

زوجہ Mehmood Ur Rehman Anwar قوم شیخ پیشہ خانہ داری عمر39 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن Switzerland ضلع و ملک Switzerland بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 16 مئی 2015 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ (1) حق مہر 25 ہزار Swiss Franc (2) زیور 50 گرام اس وقت مجھے مبلغ 250 Swiss Franc ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ Asifa Anwar گواہ شد نمبر1۔ محمود الرحمٰن انور ولد انعام الرحمٰن انور گواہ شد نمبر2۔ بشیر احمد طاہر ولد میاں مغل مرحوم

مسل نمبر 122011 میں Bushra Shahid

زوجہ Abdul Qudoos Shahid قوم..... پیشہ خانہ داری عمر39 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن Payton ضلع و ملک United States بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 14 ستمبر 2014 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ (1) زیور 11 Ounces 1500 Us Dollar (2) نقدی 5 ہزار Us Dollar اس وقت مجھے مبلغ 250 Us Dollar ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ Bushra Shahid گواہ شد نمبر1۔ Ghulam Ullah S/o Mirza Abdul Rahim گواہ شد نمبر2۔ Mubashir Mansoor S/o Sardar Muhammad

مسل نمبر 122012 میں Maria Bashir

زوجہ Bilal Ahmad قوم...... پیشہ خانہ داری عمر26 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن Brooklyn ضلع و ملک United States بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 15 فروری 2015 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ (1) حق مہر 3 ہزار Us Dollar (2) زیور 91.7 گرام 2 ہزار 750 Us Dollar اس وقت مجھے مبلغ 200 Us Dollar ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ Maria Bashir گواہ شد نمبر1۔ Mohammad Bashir S/o Mohammad Nadeem Ahmed S/o گواہ شد نمبر2۔ Ali Mohammad Yasin

نماز جنازہ حاضر وغائب

مکرم منیر احمد جاوید صاحب پرائیویٹ سیکرٹری لندن تحریر کرتے ہیں کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 22 دسمبر 2015ء کو بیت الفضل لندن میں قبل نماز ظہر وعصر درج ذیل افراد کی نماز جنازہ حاضر اور غائب پڑھائی۔

نماز جنازہ حاضر

مکرم چوہدری منور احمد صاحب

مکرم چوہدری منور احمد صاحب آف مانچسٹر یوکے ابن مکرم چوہدری ظہور احمد صاحب مرحوم سابق ناظر دیوان و آڈیٹر صدر انجمن احمدیہ ربوہ مورخہ 19 دسمبر 2015ء کو 80 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ آپ 1989ء میں پاکستان سے یوکے آئے اور مانچسٹر میں رہائش پذیر ہوئے۔ آپ نظارت علیاء ربوہ میں بطور کارکن خدمت بجالاتے رہے۔ مانچسٹر میں آپ کو سیکرٹری مال، سیکرٹری تحریک جدید ووقف جدید اور زعیم انصاراللہ کی حیثیت سے خدمت بجالانے کی توفیق ملی۔ نمازوں کے پابند، چندوں میں باقاعدہ، نیک مخلص اور باوفا انسان تھے۔ آپ کو حج بیت اللہ کی سعادت بھی ملی۔ بچوں کی اچھی تربیت کی۔ خلافت سے عشق اور عقیدت کا تعلق تھا۔ مرحوم موصی تھے۔

نماز جنازہ غائب

مکرمہ رشیدہ بیگم صاحبہ

مکرمہ رشیدہ بیگم صاحبہ آف جرمنی اہلیہ مکرم محمد روشن صاحب آف واسو۔ منڈی بہاؤالدین مورخہ 19 ستمبر 2015ء کو 79 سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔ آپ کو پاکستان میں لمبا عرصہ مقامی سطح پر صدر لجنہ کی حیثیت سے خدمت کی توفیق ملی۔ آپ نے سینکڑوں احمدی، غیرازجماعت بچے بچیوں کو قرآن کریم ناظرہ پڑھایا۔ خود بھی باقاعدگی سے روزانہ کئی پاروں کی تلاوت کیا کرتی تھیں۔ قرآن پاک پڑھانے کی وجہ سے آپ کو دعوت الی اللہ کا بہت موقع ملا۔ ان کے علاقے کے لوگ انہیں اپنے استاد کے نام سے یاد کرتے تھے۔ آپ بہت شفیق، غریب پرور، صلہ رحمی کرنے والی، نیک اور مخلص خاتون تھیں۔ خلیفہ وقت اور نظام جماعت سے گہری محبت اور عقیدت کا تعلق تھا۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں شوہر کے علاوہ 3 بیٹیاں اور 4 بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

مکرمہ پروفیسر ڈاکٹر امۃ النصیر سمیع صاحبہ

مکرمہ پروفیسر ڈاکٹر امۃ النصیر سمیع صاحبہ اہلیہ مکرم ڈاکٹر محمد اسلم صاحب لاہور مورخہ 6 دسمبر 2015ء کو مختصر علالت کے بعد وفات پا گئیں۔ آپ خالد احمدیت حضرت مولانا ابوالعطاء صاحب جالندھری مرحوم کی نواسی اور مکرم ڈاکٹر عبدالسمیع صاحب مرحوم آف لاہور کی بیٹی تھیں۔ آپ کنگ ایڈورڈ میڈیکل یونیورسٹی لاہور کے شعبہ امراض چشم سے منسلک تھیں۔ آپ کو اپنے حلقہ میں لجنہ اماء اللہ کی سیکرٹری خدمت خلق کی حیثیت سے خدمت کی توفیق ملی۔ جماعت کی طرف سے لگنے والے میڈیکل کیمپس میں بھی خدمات پیش کرتی رہیں۔ آپ نیک، عبادت گزار، خدمت خلق کے کاموں میں پیش پیش، بہت ملنسار، مخلص اور باوفا خاتون تھیں۔ والد کی وفات کے بعد 10 سال تک اپنی والدہ کی بہت عمدہ رنگ میں خدمت کی توفیق پائی۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ آپ مکرم مولانا عطاء المجیب راشد صاحب امام بیت الفضل لندن کی بھانجی تھیں۔

مکرمہ امۃ الرشید صاحبہ

مکرمہ امۃ الرشید صاحبہ اہلیہ مکرم عبدالرشید بھٹی صاحب میرپور خاص مورخہ 9 دسمبر 2015ء کو طویل علالت کے بعد بعارضہ کینسر وفات پا گئیں۔ آپ نمازوں کی پابند، نیک اور مخلص خاتون تھیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں چار بیٹیاں اور تین بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ کے ایک بیٹے مکرم ڈاکٹر عطاء المنان خالد صاحب طاہر ہارٹ انسٹیٹیوٹ ربوہ میں خدمت بجالا رہے ہیں۔

مکرمہ نورالنساء بیگم صاحبہ

مکرمہ نورالنساء بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم مولوی محمد صاحب مرحوم سابق نیشنل امیر جماعت بنگلہ دیش مورخہ 12 دسمبر 2015ء کو بقضائے الٰہی وفات پا گئیں۔ آپ کو ایک خواب کی بناء پر بیعت کی توفیق ملی۔ آپ صوم وصلوٰۃ کی پابند، باقاعدگی سے تلاوت قرآن کریم کرنے والی، بہت مہمان نواز، غریب پرور، صدقہ وخیرات کرنے والی، نیک اور مخلص خاتون تھیں۔ خلافت سے گہری محبت اور عقیدت کا تعلق تھا۔ اپنے بچوں کی بہت اچھی تربیت کی۔ آپ نے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کے علاوہ حضرت مولوی قدرت اللہ سنوری صاحب اور حضرت مولانا جلال الدین شمس صاحب جیسے بزرگان سلسلہ کی مہمان نوازی کی توفیق پائی۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں 2 بیٹیاں اور تین بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ کے ایک بیٹے مکرم صالح احمد صاحب مربی سلسلہ ہیں جو آجکل جامعہ احمدیہ بنگلہ دیش میں استاد کی حیثیت سے خدمت کی توفیق پا رہے ہیں۔

مکرم مشہود انور ملک صاحب

مکرم مشہود انور ملک صاحب المعروف منشا بھائی بجلی والے ربوہ مورخہ 28 اگست 2015ء کو طویل علالت کے بعد 72 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ آپ حضرت میاں مولا بخش صاحب رفیق حضرت مسیح موعود کے پوتے اور مکرم غلام سرور بھیروی صاحب کے بیٹے تھے۔ پنجوقتہ نمازوں کے پابند، نہایت ایماندار، صابر وشاکر، نیک اور مخلص انسان تھے۔

مکرمہ طاہرہ فردوس صاحبہ

مکرمہ طاہرہ فردوس صاحبہ اہلیہ مکرم غضنفر حسین چٹھہ صاحب انسپکٹر نظارت مال آمد ربوہ گزشتہ دنوں 53 سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔ آپ صوم وصلوٰۃ کی پابند، پرہیزگار، صابرہ وشاکرہ، مالی قربانی میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے والی، نیک اور مخلص خاتون تھیں۔ 2008ء میں اپنے شوہر کی شہادت کے بعد تمام مشکلات کا نہایت صبر اور بہادری سے مقابلہ کیا۔ آپ کا ایک بیٹا عزیزم عبدالہی غضنفر چٹھہ جامعہ احمدیہ ربوہ میں زیر تعلیم ہے۔

اللہ تعالیٰ تمام مرحومین سے مغفرت کا سلوک فرمائے اور انہیں اپنی رضا کی جنتوں میں جگہ دے۔ اللہ تعالیٰ ان کے لواحقین کو صبر کرنے اور ان کی خوبیوں کو زندہ رکھنے کی توفیق دے۔ آمین

☆☆☆......☆☆☆

اطلاعات واعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

تقریب آمین

۞ مکرم داؤد احمد صاحب مربی سلسلہ سانگلہ ہل ضلع ننکانہ صاحب تحریر کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے مورخہ 25 دسمبر 2015ء کو دو بچوں عطاء الشافی عمر 11 سال اور فزاء خالد عمر 9 سال بچگان خالد محمود صاحب کی تقریب آمین منعقد ہوئی۔ ان بچوں کو قرآن کریم پڑھانے کی سعادت محترمہ مسز نجیب احمد صاحب آف شاہ تاج شوگر ملز کے حصہ میں آئی۔ خاکسار نے دونوں بچوں سے قرآن کریم کے کچھ حصے سنے اور مکرم رفیع احمد طاہر صاحب امیر ضلع ننکانہ صاحب نے دعا کروائی۔ دونوں بچے مکرم مرزا مشتاق احمد صاحب لدھڑ کرم سنگھ ضلع نارووال کے نواسہ نواسی اور مکرم خلیل احمد مغل صاحب سانگلہ ہل کے پوتا پوتی ہیں۔

احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان بچوں کو قرآن کریم پڑھنے، سمجھنے اور اس کی تعلیمات پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

ولادت

۞ مکرم انجینئر محمود مجیب اصغر صاحب سابق امیر ضلع مظفر گڑھ واٹک تحریر کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے خاکسار کے چھوٹے بیٹے مکرم محمود فاتح احسن صاحب اور بہو مکرمہ مریم صدیقہ طاہرہ صاحبہ بنت مکرم محمد اکرم خالد صاحب ماہر زراعت کو 2 جنوری 2016ء کو سویڈن میں بیٹا عطا فرمایا ہے۔ نومولود وقف نو کی تحریک میں شامل ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے عطیف احمد نام عطا فرمایا ہے۔ نومولود محترم میاں فضل الرحمٰن بسمل صاحب سابق امیر بھیرہ، حضرت عبدالرحمٰن صاحب رفیق حضرت مسیح موعود اور حضرت میاں اللہ دین صاحب رفیق حضرت مسیح موعود کی نسل سے ہے۔

احباب سے زچہ وبچہ کی صحت وسلامتی اور نومولود کے بااقبال وبامراد اور مظفر ومنصور ہونے کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

جلسہ ہائے سیرۃ النبیؐ

۞ مکرم ہمایوں طاہر صاحب معلم وقف جدید چک 33 دھاروالی ضلع ننکانہ صاحب تحریر کرتے ہیں۔

جماعت احمدیہ دھاروالی نے مورخہ 23 تا 28 دسمبر 2015ء جلسہ ہائے سیرۃ النبی ﷺ منعقد کرنے کی سعادت حاصل کی۔ ان میں تلاوت ونظم کے بعد خاکسار کے علاوہ اطفال، خدام، انصار اور ناصرات ولجنہ نے تقاریر کیں اور مکرم مقصود احمد سدھو صاحب صدر جماعت دھاروالی نے دعا کروائی۔ ان جلسوں میں کل حاضری 295 افراد رہی۔ اللہ تعالیٰ ان کے نیک نتائج ظاہر فرمائے۔ آمین

درخواست دعا

۞ مکرم عبدالسلام اسلام صاحب دارالفتوح شرقی ربوہ تحریر کرتے ہیں۔ خاکسار کو عرصہ دراز سے پھیپھڑوں کا مرض لاحق ہے۔ ماہ دسمبر میں شدید بیماری اور خون کی الٹیوں کے باعث کمزوری بہت زیادہ ہوگئی ہے۔ بعض دیگر عوارض بھی ہیں۔ تمام احباب سے درخواست دعا ہے کہ قادر وشافی خدا تمام بیماریوں سے شفا بخشے۔ آمین

۞ مکرمہ ثمرہ مقدس صاحبہ بنت مکرم منصور احمد جٹ صاحب دارالنصر غربی اقبال ربوہ تحریر کرتی ہیں۔ میرے دادا مکرم عبدالعظیم جٹ صاحب سکیورٹی گارڈ جامعہ احمدیہ ربوہ دل کے عارضہ میں مبتلا ہیں اور طاہر ہارٹ انسٹیٹیوٹ ربوہ میں داخل ہیں۔ احباب جماعت سے کامل صحت یابی کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

۞ مکرم مبارک احمد شاہ صاحب ناروے تحریر کرتے ہیں۔ میری خالہ مکرمہ نذیرہ بانو صاحبہ زوجہ مکرم خواجہ محمد امین صاحب ناروے عرصہ سے مختلف عوارض کی وجہ سے صاحب فراش ہیں۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں صحت کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

انجینئر محمود مجیب اصغر صاحب

سطح زمین پر بلند و بالا عمارتیں اور ٹاورز

(Skyscrapers & Towers)

سائنسی علوم کے ساتھ ساتھ آرکیٹیکچر اور انجینئر نگ نے بھی بڑی ترقی کی ہے اور اس کی انتہا بلند و بالا عمارات ہیں جنہیں Skyscrapers اور Towers کا نام دیا گیا ہے۔

Skyscraper مسلسل بلند و بالا رہائشی عمارت کو کہتے ہیں جو دفاتر، رہائش اور کمرشل مقاصد کے لئے استعمال ہوتی ہے۔ یہ اصطلاح عموماً 300 میٹر (984 فٹ) بلند عمارت کے لئے استعمال ہوتی ہے اس کے لئے Super Tall کی اصطلاح بھی استعمال ہوتی ہے تاہم اگر 600 میٹر (1969 فٹ) سے اوپر چلی جائے تو اسے Mega Tall بلڈنگ بھی کہتے ہیں۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کے الفاظ ہیں ”انسان نے پہلی دفعہ تو یہ ترقی نہیں کی“۔

(افتتاحی خطاب جلسہ سالانہ 1974ء)

اس کی تصدیق قرآن شریف سے ہوتی ہے۔ عاد کی قوم بڑی بلند و بالا عمارات تعمیر کرتی تھی۔ چنانچہ فرمایا کیا تجھے معلوم نہیں کہ تیرے رب نے عاد سے کیا معاملہ کیا؟ یعنی عاد ارم سے جو بڑی بڑی عمارتوں والے تھے۔ وہ لوگ جن کی مانند کوئی قوم ان ملکوں میں پیدا ہی نہیں کی گئی۔ (الفجر:7تا9)

حضرت ہودؑ اس قوم کی طرف مبعوث ہوئے آپ نے فرمایا تھا کیا تم ہر ٹیلہ پر فضول کام کرتے ہوئے عمارت بناتے ہو اور تم بڑے بڑے محل بناتے ہو تا کہ تم ہمیشہ قائم رہو“۔ (الشعراء:130,129)

2001ء میں نیویارک ٹریڈ سنٹر کو تباہ کر دیا گیا۔ یہ دو Skyscrapers تھے جو دہشت گردی کا شکار ہوئے۔

سکائی سکریپرز

1930ء کے بعد دنیا کے مختلف حصوں میں Skyscraper بننے شروع ہوئے۔ دوسری عالمی جنگ کے بعد سوویت یونین نے آٹھ بڑے Sky Scrapers بنانے کا فیصلہ کیا۔ یورپ میں بھی 1950ء میں میڈرڈ اور جنیوا میں اس نہج پر کام چل پڑا۔ چنانچہ افریقہ، مڈل ایسٹ اور آسٹریلیا میں بھی Sky Scrapers بننے لگے۔

اس بڑھتے ہوئے رجحان کے پیش نظر امریکہ کے شہر شکاگو میں ایک انسٹیٹیوٹ آف ٹیکنالوجی قائم کیا گیا ہے جو بلندی کے اعتبار سے Skyscraper کی قسم کا تعین کرتا ہے۔

دنیا میں اس وقت سب سے بلند عمارت دوبئی میں بنائی گئی ہے۔ جو برج الخلیفہ کے نام سے ساری دنیا میں شہرت پا چکی ہے اس عمارت کی بلندی 828 میٹر (2735 فٹ) ہے اور اس کی 163 منزلیں ہیں۔ مکہ میں 2012ء کا مکہ کلاک رائل ٹاور ہے جو 19 بلند Luxury Hotels کا Complex ہے ان میں یہ سب سے بلند ہے جس کے اوپر 4 بڑی بڑی گھڑیاں لگی ہوئی ہیں۔ یہ ٹاور 610 میٹر (2000 فٹ) بلند ہے اور اس میں Five Star ہوٹل ہے اور اوپر کے کمروں سے کعبہ اور مسجد الحرام کا نظارہ کیا جا سکتا ہے۔ ایک اہم اور سب سے بڑا پراجیکٹ جدہ میں شروع ہے جدہ ٹاور 160 منزلوں پر مشتمل ہوگا اور اس کی بلندی ایک کلومیٹر سے زیادہ ہوگی۔

اس کے علاوہ بھی دنیا کے مختلف حصوں میں بلند و بالا عمارات بنائی گئی ہیں جن میں فرینکفرٹ کا کامرس بینک ہے جو 1997ء میں مکمل ہوا اور جرمنی کا سب سے بڑا Tower یا Skyscraper ہے۔ 1998ء میں کوالالمپور (ملائشیا) میں پیٹروناس ٹون ٹاورز بنائے گئے جن کی بلندی 452 میٹر (1483 فٹ) ہے۔ تائیوان میں Taipel 101 508 میٹر (1667 فٹ) 2004ء میں مکمل ہوا۔ 2005ء میں آسٹریلیا میں Q1 ٹاورز جو دنیا کے بڑے رہائشی Towers میں سے ایک ہے جو 322 میٹر (1058 فٹ) بلند ہے۔ 2010ء میں Singapore کا Marine Bay Sands Complex افتتاح ہوا یہ تین Skyscrapers کا مجموعہ ہے اور ہر ایک کی بلندی 194 میٹر (639 فٹ) ہے۔ اس کے اوپر دنیا کا سب سے بڑا Pool بنایا گیا ہے۔ 2012ء میں The Shard In London مغربی یورپ کی سب سے بلند عمارت بنائی گئی جس کی بلندی 306 میٹر (1004 فٹ) ہے۔

ٹاورز Towers

Skyscraper اور Tower کی اصطلاحیں بعض اوقات گڈمڈ کر دی جاتی ہیں۔

عموماً 40 منزلوں سے اوپر رہائشی بلڈنگ کو Skyscraper کہتے ہیں جبکہ Tower کی انجینئرنگ تعریف یہ ہے کہ انسان کا بنایا ہوا بلند و بالا سٹرکچر جس کی بلندی چوڑائی سے بہت زیادہ ہو اور جس کا مقصد رہائش اور آفس وغیرہ نہ ہو بلکہ Towers کی مثال عموماً Observation Towers، Radio Towers، TV Towers کی ہے۔

اس وقت دنیا کے دس بلند ترین Towers درج ذیل ہیں۔

1۔ جاپان میں 2012ء میں بننے والا 634 میٹر (2080 فٹ) بلند ٹوکیو سکائی ٹری

2۔ چین میں 2010ء میں بننے والا 600 میٹر (2000 فٹ) بلند Cantor Tower

3۔ 533.3 میٹر (1815 فٹ) بلند کینیڈا کا C.N Tower ٹورانٹو

4۔ 1967ء میں روس میں 540.1 میٹر (1772 فٹ) بلند Ostankino Tower ماسکو

5۔ 1994ء میں چین میں 460 میٹر (1535 فٹ) بلند Oriental Pearl Tower

6۔ 2007ء میں ایران میں 435 میٹر (1427 فٹ) بلند Milad Tower

7۔ 421 میٹر (1381 فٹ) بلند KL Tower Malaysia

8۔ 415.2 میٹر (1362 فٹ) بلند Tianjin Radio & Television Tower China

9۔ 405 میٹر (1329 فٹ) بلند سنٹرل ریڈیو اینڈ ٹی وی ٹاور چین

10۔ 2011ء میں بننے والا 388 میٹر (1273 فٹ بلند) Zhongyuan Tower China

خیال کیا جاتا ہے کہ بلند و بالا عمارات کا ایک مقصد اپنی بڑائی اور طاقت کا اظہار ہے اگرچہ یہ بہت پیچیدہ انجینئرنگ سٹرکچر ہوتے ہیں اور پانی کی طرح اخراجات کرنے پڑتے ہیں مثلاً برج خلیفہ پر 1.5 بلین ڈالر خرچ ہوئے ہیں (یعنی ڈیڑھ ارب ڈالر) برج جدہ (برض المملکۃ) Kingdom Tower یا Jeddah Tower پر 1.5 سے 2 بلین ڈالر خرچ کا اندازہ ہے۔

نوٹ: یہ مضمون Architecture: The Whole Story by Denna Jones, Publisher: Thomes & Hudson Ltd. 181A High Holborn London اور Internet کی مدد سے تیار کیا گیا ہے۔

ربوہ میں طلوع وغروب وموسم 9 جنوری

طلوع فجر	5:43
طلوع آفتاب	7:07
زوال آفتاب	12:15
غروب آفتاب	5:24
زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت	21 سنٹی گریڈ
کم سے کم درجہ حرارت	7 سنٹی گریڈ

موسم خشک رہے گا۔

ایم ٹی اے کے اہم پروگرام

9 جنوری 2016ء

7:10 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 8 جنوری 2016ء
8:20 am	راہ ہدیٰ
11:55 am	حضور انور کا خطاب بر موقع اجتماع لجنہ اماء اللہ جرمنی 17 ستمبر 2011ء
2:00 pm	سوال و جواب
6:00 pm	انتخاب سخن Live
9:00 pm	راہ ہدیٰ Live

آپ کی خدمت میں پورے 40 سال
میاں کوثر کریانہ سٹور
اقصیٰ روڈ ربوہ
طالب دعا: میاں عمران
047-6211978
0332-7711750

یونانی طریقہ علاج کیلئے
زیر نگرانی
حکیم الیاس احمد فاضل طب والجراحت (مستند طبیہ کالج)
یونانی جڑی بوٹیاں بھی دستیاب ہیں۔
الیاس دواخانہ اقصیٰ چوک ربوہ
فون نمبر: 047-6215762

فاتح جیولرز
www.fatehjewellers.com
Email:fatehjeweller@gmail.com
ربوہ فون نمبر: 0476216109
موبائل 0333-6707165

تاج نیلام گھر
ہر قسم کا گھریلو اور دفتری سامان کی خرید و فروخت کیلئے تشریف لائیں۔ مثلاً۔ فرنیچر، کراکری A-C، فریج، کارپٹ، جوسر، گرائنڈر
رحمٰن کالونی ڈگری کالج روڈ ربوہ: 047-6212633
0321-4710021,0337-6207895

FR-10

حامد احمد
حامد ڈینٹل لیب (ڈینٹل ہائیجنسٹ)
تمام جراثیم سے پاک آلات کے ساتھ نئے اور جدید طریقہ طرز کے ساتھ علاج کروائیں۔ کارکنان کیلئے خصوصی رعایت
یادگار روڈ بالمقابل دفتر انصار اللہ ربوہ
رابطہ: 0345-9026660,0336-9335854

اک قطرہ اس کے فضل نے دریا بنا دیا
الرفیع بینکویٹ ہال فیکٹری ایریا سلام
بکنگ جاری ہے
رشید برادرز ٹینٹ سروس گولبازار ربوہ
رابطہ: 0300-4966814,0300-7713128
0476211584,0332-7713128